

حق کا پیارا رشتہ محفوظ رہے اور اجازت مصنف صاحب کی تصدیق نہ کرے

وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ لِرَبِّهِمْ إِحْسَانًا

پیشہ خدا کو بندہ وہ چیز جو اسے بھلائی بخورے یا سنبھلا دے اور قیام کر دے جو ہر
نماز تراویح میں کھمت یقیناً فعل حضرت علیؓ اور اہل بیت
بیشتر و خلفائے راشدین علیہم السلام اہل بیت مجتہدین رضی
اللہ عنہم سنت رسولؐ کے برابر اہل یقین ثابت ہے۔

نماز تراویح

درآمد رمضان المبارک

۱۳۲۳ھ ۱۳ جولائی ۱۳۲۳ھ

از کتابت علیہاں کیا کہ زمانہ مولانا مولوی غلام غلام
صاحب بہیڑی قمری خفیہ چشتی نظامی بہ اجازت
انجمن خفیہ حمید الدین خادم العلماء کے زیر
عام و خاص کے خادم اعلیٰ تعلیم پر لکھنؤ میں چھپوایا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله سميع عليم الذي اصطفاه

فضیلتِ رمضان زاید از تحریریان

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک میں صحیفہ بابریسی اول
شبِ اذتوریت ساتویں شب میں اور انجیل تریحونین شب اور
قرآن شریف سائیسویں شب کو نازل فرمایا۔ انکی برکات مشمول
رمضان شریف میں جیسا ان کتابوں کا بیان نہیں ہو سکتا۔ یہی
ماہ رمضان کا نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک ہفتہ اللہ کی تعریف نامکمل ہے
کہ ہزار بار سے وہ افضل ہے۔ اور قرآن شریف کے برکات اور انوار
جس میں جلی اسمائے ذاتی و صفائی کی ہے جن کا حصہ عقول میں نہ گزر
ہے۔ بس خاموشی بہتر ہے۔ انما اعتقاد کافی ہے کہ اوہ رمضان شریف
سیہا قرآن مجید کے جو مجموعہ حروف کلمات کا ہے جو کو ایک
ایک حرف کی تعریف نامکمل ہے۔ اس کو فضل ازہی برامت تقدیر
مختص جبکہ شکر یاد کیا جائے۔ شکر اسی کا نام ہے کہ نوات قرآن
شریف بعد تجر و از تعلقات مرغوات نفسانی اعتیاد کر کے مسجد میں

مستکف ایک پورے یا چاروں احوال بنا لیوے۔ غسل وضو کر کے دوک
پہن کر پست اعتکاف اسیں بیٹھے۔ اور دنیا کی کام کوئی نہ کرے
کادت کام مجید ذات فریض و نوافل میں مشغول رہے۔ اور
برائے حاجت بشری یعنی بول و براز بقدر ضرورت جاوے۔ ویرنہ
لگاوے۔ جہت وضو کر کے اپنے اعتکاف کی جگہ بیٹھ جاوے۔ بہتر
کہ اکیسویں تا یثرب رمضان سے شروع کرے۔ اور رویت ہال
نظر یک یقیم رہے۔ اور طاق راتوں یعنی اکیسویں تیسویں
بچیسویں۔ اسیا تیسویں شب میں اعتقاد لیلۃ القدر کا کرے اور عبادت
ان راتوں میں بہت کرے۔ کہ ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل
ہے۔ اور ہر روز۔ وظیفہ ہر دعا سلامتی ایمان و کفار گنہگار
اور برائے اقارب عزیزان و سکر ات المومنین فتنہ قبر و فتنہ حشر
اور نقاب جہنم سے بہت نجات دے۔ حال شریف اور دھپ کے
ہر رات رمضان میں ایک لاکھ سائیم و تائیم چل و فوج سے آزاد ہو
یہی۔ اور آخر شب رمضان میں برابر ۲۹ لاکھ کے فوج سے آزاد کے
جاسے جس کا مجموعہ قریباً ساٹھ لاکھ ہے۔ اور روزہ خاص اللہ
کے واسطے جو۔ اسکی قدر کوئی فرشتہ نہیں جانتا۔ اللہ آپسی
جزاویگا جو عبادت ہے اس میں بندہ اور خدا کی شرکت ہے۔ مگر
روزہ خاص اسے اللہ کے ہے۔ حد فطر موجب قبولیت کا ہے۔ کہ
دائے گہو کی آومی خواہ رمضان شریف میں پہلے روزہ سے اور جب
روزہ عید عند الصبح ہو جاتا ہے۔ جب پہلے دیوے تو آوا چوٹا
ہے۔ لیکن تاخیر سے۔ تعجیل عشرہ اخیر رمضان میں کر لی بہت
ہے۔ کہ قبل از وجوب او کیا گیا۔ سابق فی الحیرات میں داخل ہوا
ایسا ہی زکوٰۃ قبل از تمام سال افضل ہے۔ اور لیلۃ القدر میں لاکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور پھر نبیل علیہم السلام نزول فرماتے ہیں۔ عابدوں سے ملاقات کرنے ہیں۔ جبریلؑ مصافحہ کرنے ہیں۔ نشان مصافحہ کا یہ ہے۔ کہ آنسو عابد کے بھرا آتے ہیں۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسوقت جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔ رمضان کی اول بائیس مرتبہ الہی۔ دہائی ثانی مغفرت زبان۔ سیوم رانی۔ ربانی ازہرہ آتش ہاتھ آخری۔ بحب الفطر یوم دعوت ربیہ تعالین کی اوسدن اپنا کہا اپنا بھوش لباس اور عطر خوشبو لگانی اور سواکی اسپان وغیرہ عبادت جو اوسدن روزہ حرام اور سوا کے دو گنا عیسٰی فریض سن اوقات باقی نوافل کر رہے ہیں۔ محدثہ عید الفطر قبل از عید ہمنون عبادت بدنی و مالی مطہر زہد و بشور قلوب۔ والہ اعلم بالصواب

اقسام روزہ

روزہ کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) فرض۔ (۲) واجب۔ (۳) مستحب۔ (۴) نفلی۔ (۵) مکروہ۔ فرض نام رمضان کے روزے ہیں۔ بقدر تعالیٰ۔ یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم تصیام۔ ترجمہ اسے ایمان والوں پر روزے فرض کر دیے ہیں۔ واجب۔ جو کفارات میں مستحب کا شورہ مع ان مع کے اور چھ روزے ماہ شوال کے دوسری تہہ سے تک۔ مستحب۔ ہر روز کے بین۔ فرض سے ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ نفلی۔ روایہ یعنی نفلی روزہ مکروہ۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول نقطہ شورہ کا ایک دن نہ کوہنا

دوسرا۔ عیدین اور ایام تشریق لینے گیا۔ ہون بار ہوں۔ ترجمہ ذالحدیہ پنج روزے حرام ہیں۔ اور ایام کسک رمضان قیام رمضان تراویح کا پڑھنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اور صیام رمضان جوالتہ تعالیٰ نے فرض فرمایا مانکا ثواب سال بھر کے گنہ و درگزر دیتا ہے۔

حضرت اہل تشدد علیہ وسلم نے فرمایا جتناک میری امت افطار روزہ میں جلدی کریگی۔ اور سحری کہا سنے میں دیر اچھی کا حال بہتر رہیگا۔ اور صیام افطار میں دیر کرینگے اور سحری میں جلدی (دوسرے) تو خیر و برکت سے محروم رہینگے۔

مباحات روزہ

روزہ کی فراہموشی میں کہا نا۔ چٹنا۔ صحبت کرنا۔ و دسرا و روزہ وار کو کہا نا پیتا دیکھے تو بار و لار سے۔ اگر ہو کہ سکیٹاب ہو کہ کہا نا ہے تو دیکھنے والا یا دنہ و لار سے۔ لنگاہ کرتے انزال ہو جانا۔ ٹھوڑی بہت نظر کیساں ہے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ اگرچہ سرمہ کی لمبی خلق بہت پہنچے۔ سنگیان لگوانا۔ غیبت کرنا۔

ولین ارادہ روزہ ٹوٹنے کا کرنا۔ اور ٹوٹے رطلق میں ہواں با اختیار چلا جانا۔ خراسی کے حلق میں غبار خراس کا چلا جانا۔ کبھی کا منہ میں چلا جانا۔ اختلام ہو جانا۔ دانتوں سے خون نکل کر اندر چلا جانا۔

سحری کھاتے ہوئے سفیدی صبح کی نظر آئے نقد منہ سے نکال دینا۔
 درائی کو ٹھٹھے ہوئے۔ اسکی بواعلیٰ میں پہنچے اور وزہ بھی ڈبو۔
 رات گئے جب بوا صبح کی نماز تک نہ غسل کیا فرج کے سوراخ
 میں ہانی یا تیل ڈالنا۔ کان میں ہانی پڑ جائے۔ نگرہی سے کان
 کو کھجلائے۔ ناک میں بنغم پڑ۔ جان کو دماغ کی طرف کھینچ لینا۔
 بہتر ہے کہ بطن کو نکال ڈالے جیسا امام شافعی کا مذہب ہے۔ جو ش
 سے نئے کا آجانا۔

دانتوں کی چیر چرنے سے کم ہوزبان سے پھول کر نکل جانا اگر چہ
 کے برابر ہو تو مفد روزہ ہے۔

موجیا قضا و کفارہ

وانستہ کہانا پینا۔ صحبت کرنا۔
 غذا یا دوا کا کہانا۔
 بارش کا پانی منہ سے اندر چلا جانا۔
 کچا گوشت کھا جانا۔
 چربی کا کہانا۔

گیہوں کا رانا چبا کر کھانا مگر اسکا چھلکا چبا کر کھائے۔ پانی
 پی جائے تو روزوں منہ میں مسٹ جاتے ہیں۔ مفسد روزہ نہیں۔
 افطار موجب کفارہ کی شرط ہے۔ کہ روزہ کامل ہو جسکی
 سحری سے نیت کی جائے۔ اگر کوئی چربے نیت کرے تو کفارہ
 اور روزہ ترک ڈالے تو کفارہ نہیں۔

اور غذا ایسی شرط ہے کہ معتاد و مرغوب ہو (غاری ہو) غیر معتاد

کچا گوشت۔ چربی۔ پتے و رختوں کے انکے کھانے سے قضا ہو
 کفارہ نہیں۔

عوارض جنسے فطار و رجائز

مسافر شرعی لینے چاہیے کوس کا سفر۔ جس میں نماز کا مختصر جائے
 حمل عورت کا۔

شیر خواہ کچھ کو دودھ پلا۔

جس عورت کو اپنی جان یا بچہ کا خوف ہو۔

مرض و مرض جب خوف زیادتی مرض کا ہو۔

مجبوری جابر کی۔

خوف موت کا۔

نقصان ہونا عقل کا۔

مسئلہ تراویح

نماز تراویح اور رمضان میں باجماع صحابہ و تابعین و ائمہ
 مجتہدین میں کثرت سنت، یقین موقوفہ ہیں اور جماعت
 انکی سنت کفایہ ہے۔ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے
 میں جاساں رو ہو کہ حضرت رضائیں میں کثرت نماز تراویح جماعت اور کثرت
 رت تراویح کا بدادائے فرغ عشر سنت کرے
 عام ہے کہ وتر سے پہلے تہوں یا پیچھے مستحب ہے کہ ثلث لیل کے
 بعد پڑھے۔
 فرض سنت عشاء کے اخیر شب میں مکروہ اور تراویح غیر
 مکروہ ہے۔

میں مسجد میں جماعت فرض عشا کی نہ ہو۔ اس میں جماعت تراویح
مکمل کر دے۔ اگر کوئی شخص فرض کی جماعت کے بعد نماز فرض
سنت تھا اور اگر کے۔ یا دوسری مسجد میں فرض بجماعت پڑھ کر
آوے۔ اور مثال جماعت تراویح کے ہو جاوے تو ثواب میں
داخل ہو جائے۔ اور جو تراویح امام کے ساتھ سے وہ جاوے اور نہ تراویح
کے ساتھ پڑھ کر قیہ تراویح پیچھے پڑے۔

حضرت علی التعلیہ وسلم نے تین دن جماعت کرائی۔ ایک مسجد
میں اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ یعنی تین دن پڑھائی چاہی رات
صحابہ نے جمع ہو کر آگاہ کیا۔ حضرت اپنے اعتکاف کی جگہ بیٹھے
ہے۔ باہر نہ نکلے۔ صحابہ نے جماعت کی درخواست کی اور شاہ
فرمایا۔ گہروں میں جا کر پڑھو۔ سب صحابہ گہروں میں پڑھتے رہے
بعد حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی ایسے ہی جدا جدا پڑھتے
تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اب یہ عذر فریفت کا جو حضرت نے
بیان کیا تھا۔ نہیں رہا۔ اب بہتر ہے کہ سب جمع ہو کر ایک امام کے
پیچھے پڑھیں۔ اس میں سنن ابی ہونگی۔ ایک ختم قرآن شریف کا۔
دوسرا نماز تراویح کیونکہ سب کو قرآن شریف یاد نہیں سوائے
امام کے سنت ختم کی نہ سنن سے اواز نہ ہوگی۔ اب وہیں حافظ اور
غیر حافظ سنت ادا کر لینگے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اور سننا اور
درجہ رکھتا ہے۔

سب صحابہ نے اس پر عمل کیا اور خوش ہوئے۔ اور تابعین و امان
حضرت ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ
سب نے قرآن میں ایک رکعت سنت نوکد میں۔
ابن ابی شیبہؒ ایک رکعت التواضع سے پڑھتے کہ اہل کوئی تراویح میز

ہرگز نہ پڑھو۔ طواف کعبہ اور کعبتین ہوتی تھیں اسکے شک میں چار
رکعت بعد ہر ترویج کے پڑھتے تھے۔ اگر اصل تراویح میں رکعت
تھیں۔ یہ ۱۶ رکعت زیادہ بچا سے طواف نور و گار طواف پرتجو۔
غرض تراویح کی میں رکعت ہو نہیں کسی کو کام نہیں جیسا کہ
بدرا الدین عینی نے تحقیق کر کے لکھا ہے۔ اور وہ روایت کہ
حضرت مہدیؒ اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ ہم
نہیں پڑھتے۔ یہ تحقیق وہ کے منافی نہیں۔ شاید ہے جبکہ حضرت
نے مسجد میں تین رات جماعت پڑھائی۔ اور چوتھی رات میں سب کو حکم
فرمایا کہ گہروں میں جا کر پڑھو۔ جیسا کہ امام طحاویؒ نے معانی الثموز
لکھا ہے۔ تو یہ حضرت کا نماز پڑھنا اور حکم فرمانا سب کو معلوم تھا۔
اب اس کو برخلاف یہ سوال جواب پیش کرنا کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے
نے پڑھا کہ حضرت اہل نماز رمضان میں کتنے رکعت پڑھتی تھی۔ تو آپ کا جواب
دینا کہ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ اس کو بدرا الدین
عینی نے خلاف تحقیق لکھا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ حضرت صدیق
فرماتی ہیں کہ حضرت سترہ رکعت پڑھتے تھے۔ بارہ تہجد میں
وتر۔ دو بعد وتر۔ دو پہلی بخاری صفحہ

اور نیز نماز تراویح کی میں رکعت مسجد میں ہو نہیں سب صحابہ حضرت
کے ساتھ پڑھیں۔ اور سب اس وقت حضورؐ کے گہروں میں پڑھتے رہے
اس نماز کی بابت کوئی سوال جواب نہیں ہوا۔ اگر سوال جواب
پڑھا ہے تو تہجد معمولہ اور واجب کی نسبت ہو۔ اور وہ حضرت پر جواب
تھے۔ اور صحابہ پر حسب قیام و عیام رمضان کی حدیث صاف
بیان فرما رہی ہے کہ نماز تراویح تہجد سے جدا نہیں۔
یہ سنت عین مودہ میں اور وہ تو اہل گیارہ رکعت کی حدیث

اول تنے نافرمان قوم موسیٰ کو بار بار ہتھکڑیاں پہنائیں۔ ہم فرماؤ اور
امت حبیب اللہ کے ہیں۔ بکھور استہ وید کے حجم جا پس راہم
گیا۔ خشک پاؤں اتر گئے۔ ایسے ہی جب ابو العلیٰ حضرت سے سالار
فوج مرسلہ خلیفہ اول کے بسو سے جزیرہ بحرین پر اخذ زکوٰۃ
کئے۔ تو دریا انھیں کوئی چہار نہلا۔ دریا کو فرمایا کہ ہم فوج مرسلہ
خلیفہ رسول اللہ کے ہیں۔ رستہ وید کے۔ یہ کہہ کر مرسلہ سر چلے
پڑا تر گئے گہوڑوں کے سم بھی نہ بھیگے۔ اسی طرح کئی لاکھ اور
کئی الزام لینے سمٹ جانا نہانے دراز کا ایک زمانے میں جیسے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک گلاب میں پاؤں رکھ کر گہوڑے پر سوار
ہوئے دو مسری رگاب میں پاؤں رکھتے ایک نفران شریف ختم کر لیتے
اور قعد احمد سبئی بن حارون رشید جو تارک الدین ہو گیا تھا اقطاب
ہو کر فوت ہو گیا تھا بعد وفات شیخ محی الدین عربی نے اور فاضل
حمید الدین ناگوری نے اسکو مکہ میں طواف کرتے ہوئے دیکھا۔
پہچان گئے کہ یہ یارح ہے۔ محسوس شکل انسان ہے۔ اس سے شیخ نے
پوچھا کہ تم کون ہو۔ اسنے کہا میں احمد بن سبئی ہوں شیخ نے کہا سبئی
کیون کہلاتے تھے۔ سببت تو ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں فرمایا کہ
بکشتہ سے جمعہ تک خدا تعالیٰ ہمارے کام میں آیتھے آسمان و زمین
اور دنیا بنائی ہفتہ کو فانی ہو گیا تھا۔ میں بھی چہن خدا کی عبادت
میں رہتا تھا۔ ہفتہ کے روز اپنی توستیدو ملی گا کوئی سبب کر لیتا
تھا۔ شیخ نے کہا کہ میں سننا تھا کہ آپ زمرہ ستائم قبران شریف
کے کرتے تھے۔ احمد نے فرمایا سات ہزار شیخ نے خیال
کیا کہ سو ہو ہو گا فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا شرف
قاضی حمید الدین ناگوری کا انکے ساتھ ہی بھی سوال جواب ہوا۔

محمی الزمان نور الدین کا دست بیکار ہو کر نہاں ہو کر رہا کرتا ہے

سلطان نظام الدین دہلوی کے حضور جب یہ ذکر آیا تو فرمایا اگر
وہی ہے کہ عقل میں نہ آوے۔

اخلاق حسنہ اہل بیت

اخلاق شریفہ امام حسن کے سب پر فائز ہیں۔ ایک روز کوئی
اغریلی آپ کے سامنے نذرت کرنے لگا۔ آپ نے خدام کو فرمایا۔
اس کو دو دوہ اور چھوڑ دے۔ یہ ہوکا ہے۔ دو دوہ چھوڑے اور
کو کہلائے پھر وہ مفضل بکھار دیا۔ فرمایا جتنے گھر میں فراہم ہیں
اسکو دیدو۔ خدام نے قین ہزار دہم اور سکو دیدے۔ فرمایا۔ اٹھا
یہ چارے پاس تھا۔ اسکو قبول کر پھر کچھ حاجت ہوگی تو آجانا۔
اسنے کہا۔ اَللّٰهُمَّ حَيْثُ تَجْعَلُ رَسَالَتَكَ يَنْفَعُ
اللّٰهُ تَعَالٰی اچھا جانتا ہے جس جگہ اپنی رسالت اور نادی۔ آپ
اہل بیت رسالت ہو۔ اللہ نے خوب جانا۔ آپ اس سے بچے گئے
ہو۔ آپکے ہم پایہ کوئی نہیں۔ حضرت امام صاحب کو بیچ و نذرت
برابر تھی کہ یکو بپ نذرت کے برابر جانتے۔ اور مصداق ہیں
امت شریف کے تھے۔

وَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ
یعنی جو سختی پر صبر کرے اور معاف کر دین یہ کام بڑی اور اہم
ہے۔ یہ وصف اور لفظی کا خاصہ آپکی ذات کا تھا۔ جیسا
نے کہا۔

بی بی ربی
اگر مری حسن الی من اسماو

حضرت امام حسینؑ کو ذکر ہے کہ ایک دن کوئی ایسا روزہ میں رہا کہ
 طاعتِ حجۃ جانتا تھا کہ زبانی سوال حرام ہے۔ اظہارِ حاجت
 کا لکھ کر بولا کہ میں نے حضرت سے سنا ہے۔ اگر حاجت ہو تو اس کے
 پاس ظاہر کر دو جو حالِ عمر ہو یا اجلِ اناس ہو یا غنی کریم ہو
 سو تینوں اوصاف آپ میں ہیں۔ قرآن شریف آپ کے گہر میں ارا
 آپ حضرت کی صورت پر ہیں اور کریم امین الکرم ہیں حضرت امام
 صاحب فرمایا کہ میں نے والد شریف سے سنا تھا۔ فرماتے تھے۔
 المعروف بقدر المعرفۃ یعنی سخاوت کرنی بڑا اندازہ علم
 دن کے ہے جس قدر علم دن زیادہ ہو اور پختہ نش زبانی کرے۔
 اگر کم ہو تو کم کرے۔ کہ ایک ہزار تک کہی رہی ہے نہیں سوال
 ہیں۔ اگر تینوں جواب پورے۔ دیکھا تو ساری دیر نہ لگا۔ اول یہ کہ
 سب عملوں سے عمل کو نسا اچھا ہے اور اس کے جواب دیا ایمان بھر
 فرمایا۔ سختی سے کون چیز بچا لیوالی ہے بولا کہ اعتقاد برائے تعالیٰ
 پر فرمایا زمینت آدمی کی کیا ہے بولا۔ علم با علم فرمایا اگر نہ ہو چکا۔
 بولا غنی با کرم۔ فرمایا اگر یہی نہ ہو تو پھر کیا۔ بولا فقر با فقیر کیا
 اگر نہ ہو تو پھر کیا۔ کہا الموت ہے۔ آپ نے وہ پہلی ساری اسکو
 دیدی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سوالِ شریعہ میں حرام ہے اور دنیا
 بقدرِ معرفتِ دین محتاج کو واجب۔ اہل غدا و زیارات الشیطان
 دینا حرام ہے۔

طاقتِ سلام کل عالم پر غالب ہے

شیخ محدث دہلوی نے مروج النبوة میں لکھا ہے کہ جہاں
 تک حضرت کا مزار شریف میں قدم مبارک گیا سب عالم

زیر طاقت قدم حضرت کے ہیں۔ وہ بین کی طاقت برکت قدم مبارک
 کل عالم پر حاوی ہے حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا۔ ہوتا قدم
 حضرت نے اٹھایا بیٹے اور چکھ قدم رکھا۔ مگر قدم نہ ہٹ کہ باپ
 نبوت ہو گیا۔ قدم نبوت پر کسی کی طاقت نہیں کہ کوئی قدم
 رکھے۔ سچ محی الدین قدس سرہ باپ شہم ثنوعات میں فرماتے ہیں
 کہ شیخ عقیل برہند آدمی کا تصرف سوائے اللہ کے سب چیز
 پر ہے۔ ایسا قطعاً حیا جب تصرف کا کوئی نہیں سنا۔ میری
 طاقت اسے نہیں پہنچتی۔

حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے اپنا قصیدہ والہی میں فرمایا۔
 واجبتہ وقاب قوسین شہید علیہ
 منبر الخضر فی حضرت الجحد

یعنی مجھ کو قاب قوسین میرا میرے سر وارے مبارک الہی میں تجھ پر
 پڑھایا۔

وہی عالم غیب ہے جس میں حضرت غوث پاک داتِ حضرت الدائم
 کے اور رحمت اللعالمین کے ہوئے۔ جو کہ انعام و خلعت الہی
 تعریف نہیں کر سکتی۔ آپ فرماتے ہیں۔

کسا فی خلعة لیلانین

و توجہ بشیخان الکمال
 بلاد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ووقع قبل قلبہ قد صفا
 توجہ پنہاںی تجھ خلعت منتش بہ اعزاز اور مجاہد کج اصاف کیا یہ
 کے پنہاں ہے۔

سودہ خدائی ملک میرے ملک ہیں۔ اور میری لائیتل کے

سید اکبر نے سے پہلے صاف ہو چکی ہے لیکن میں ازل کا ولی ہوں

وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ خَطَابٌ جَمْعًا

فَلَمْ أَكُنْ نَافِدًا فِي كُلِّ حَالٍ

ابو محجب کو تمام خطبوں پر ولی کر دیا ہے۔ سو میرا حکم ہر حالت میں جاری اور نافذ رہتا ہے۔

۱۱

مضروری

شامی و در مختار میں صفحہ (۶۵) پر لکھا ہے کہ صدقات شیعہ بیگز کو
و صدقہ فطر و زکوٰۃ و فطریہ و غیر ذلک اہل بدعت کو (وہ بدعت جس کا کفری
و بیجا جائز ہے۔) جیسے فرقہ کرامیہ کہ خدا تعالیٰ کو عرش پر قرار دے کر کہتا ہے
اور فرقہ شیعہ اب ہم جب اس ایک کے فرتون کو دیکھتے ہیں۔ تو
وہائی لوگ تابع ابراہیم علیہ السلام کے پائے ہیں جیسے کہ رسالہ اردو
مولوی غلام علی اور ست سری کا جسے ماس شیعہ پر رسالہ ابن تیمیہ کا
عربی زبان میں ہے ثابت کر رہا ہے۔ اور یہی اعتقاد اس فرقہ کا ہے جو
سو فیہ فرقہ اس عقیدہ میں فرقہ کرامیہ کو درجہ سب سے بلند قرار دے کر
کے سوا موافق ہے پس اس فرقہ کو زکوٰۃ و فطرانہ و فذرانہ و فذرانہ و فذرانہ
دینا جائز ہے جو فرقہ کرامیہ کو جو عین اس کے و دوسری فراموشی کرنی
واجب ہوگی ہر فقط و سب کے الگ حدیثات کا جو سال دلو کو برابر ہے
اور کو فراموش کرنا جائز ہے۔ دوسرے بیگز سال کا ہونا واجب ہے۔

تھی

المشتر

مولوی غلام تاج دینی عنہ از مجلس خفیہ مسجد کیم شاہی لاہور

خبرست

رسالہ طلاق

نافع العباد

نہار حضور

نہار نور

شعب الایمان

علم الایمان

المشتر

شعب الایمان

شعب الایمان

شعب الایمان

شعب الایمان